تحقیق

مکاتیب اقبال کی سات تاریخوں کا مسئلہ

ڈاکٹر صابر کلوروی

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ادھر چند برسوں سے مکاتیب اقبال سے دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ تحقیقی امور میں ان خطوط سے استفادے کے رجحان میں بھی روزبروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مکاتیب کے مطالعے میں سب سے زیادہ لائق توجہ امر خطوط کی تاریخیں ہوتا ہے۔ اگر کسی خط کی تاریخ غلط درج ہوگئی ہو تو اس سے تحقیقی نتائج کے استنباط میں غلطی کا خدشہ رہتا ہے۔ مکاتیب اقبال کی تاریخیں درج کرتے وقت بعض مرتبین نے مطلوبہ ژرف نگاہی کا ثبوت فراہم نہیں کیا۔ ان تاریخوں کے ضمن میں مشکل یہ ہے کہ اقبال کی تحریروں میں بعض اعداد واضح طور پر نہیں پڑھے جاتے۔ پانچ اور صفر میں تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ ایک اور دو کا عدد بھی بعض اوقات الجھن پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح دو اور تین کے عدد کی لکھاوٹ بھی کبھی کبھی مسئلہ بن جاتی ہے۔ اس کی تازہ مثال مکاتیب اقبال کا ایک نیا مجموعہ "اقبال۔ جہان دیگر" ہے۔ اس مجموعے میں اقبال کے چوالیس (۴۴) مکاتیب پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے مرتب محمد فرید الحق ہیں جو اقبال کی تحریروں کے ماہر نہیں ہیں——— یہی وجہ ہے کہ متن کے پڑھنے میں ان سے غلطیاں سرزد ہوئیں۔

سیاسی حوالے سے اقبال کے یہ خطوط بے حد اہمیت کے حامل ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان خطوط کی تاریخوں کی درستی کی جائے تاکہ محققین نتائج کے استنباط میں کسی قسم کی لغزش سے محفوظ رہیں۔ زیر نظر مجموعے میں مرتب نے چوالیس (۴۴) خطوط پیش کیے ہیں لیکن ان میں سے ایک خط نمبر ۳۶ محررہ ۸۔ اپریل ۱۹۳۳ء انگریزی خط نہیں ہے بلکہ یہ اسی تاریخ کو لکھے گئے اردو خط کے ساتھ منسلک ایک سرٹیفکیٹ ہے۔ اس لحاظ سے اس مجموع میں تینتالیس خطوط ہیں۔ ان خطوط کے علاوہ زیر نظر مجموعے میں علامہ اقبال کا ارسال کردہ ایک ٹیلی گرام بھی شامل کیا گیا ہے جو مارچ (؟) میں بھیجا گیا تھا۔ راقم الحروف کے نزدیک ٹیلی گرام کو مختصر خط کہا جا سکتا ہے۔

اس مجموعے میں شامل خطوط کی اہمیت کا تذکرہ کسی اور موقع کے لیے اٹھا رکھتے ہیں، سردست ہمیں ان خطوط کی تاریخوں سے سروکار ہے۔ اس مجموعے میں درج ذیل سات خطوط کی تاریخیں یا تو سرے سے موجود ہی نہیں، اور اگر ہیں تو مشکوک، بلکہ غلط ہیں:

۱- خط نمبر ۳	محررہ	۶- فروری ۱۹۳۰ء	ص ۳۱
۲- خط نمبر ۴	"	۱۲- فروری ۱۹۳۰ء	ص ۳۳
۳- خط مبر ۵	"	۶- جولائی ۱۹۳۰ء	ص ۳۵
۴- خط نمبر ۱۷	"	۸- دسمبر ۱۹۳۳ء	ص ۶۲، ۶۳
۵- خط نمبر ۳۴	"	۱۲ جون (؟)	ص ۱۰۲
۶- خط نمبر ۳۵	"	بلا تاریخ	ص ۱۰۵
۷- ٹیلی گرام	"	بلا تاریخ	ص ۱۲۸

خط نمبر ۳، ۴، ۵

ان تینوں خطوط کا سنہ اصل میں ۱۹۳۵ء ہے جسے مرتب صحیح نہ پڑھ سکے اور ان خطوط کو ۱۹۳۰ء میں شمار کیا۔ علامہ پانچ (۵) کا عدد اسی طرح لکھتے تھے۔ ان کا صفر محض نقطے کی صورت میں ہوتا تھا۔ لہٰذا ان خطوط کو ۱۹۳۵ء میں شمار کرنا چاہیے۔

ان خطوط کے ۱۹۳۵ء کا ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اقبال اسی سال گلے کے علاج کے لیے بھوپال گئے تھے اور وہاں ماورا بنفشی شعاعوں (ULTRA- VIOLET- RAYS) سے معالجہ شروع ہوا تھا۔ اس ضمن میں دیگر تفصیلات اقبال کے درج ذیل خطوط میں موجود ہیں:

۱- خط محررہ ۹- فروری ۱۹۳۵ء (بھوپال) بنام نذیر نیازی، مکتوبات اقبال ص ۲۵۶
۲- خط محررہ ۱۱- فروری ۱۹۳۵ء (بھوپال) بنام نذیر نیازی، مکتوبات اقبال ص ۲۵۸
۳- خط محررہ ۱۱- جولائی ۱۹۳۵ء (بھوپال) بنام نذیر نیازی، مکتوبات اقبال ص ۲۷۹

ان خطوط کے مندرجات کا "اقبال- جہاں دیگر" کے زیر تبصرہ خطوط کے مندرجات سے تقابل کیا جائے تو ۱۹۳۵ء کے سنہ کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ برنی صاحب کے مجموعہ "کلیات مکاتیب اقبال" جلد سوم میں بھی یہ خطوط ۱۹۳۰ء ہی کے تحت درج کیے گئے ہیں۔

خط نمبر ۱۷ = محررہ ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء

یہ خط دراصل ۸- نومبر ۱۹۳۳ء کو لکھا گیا تھا۔ خط کی آخری سطر قابل غور ہے۔ '۸' کے ہندسے کے بعد جو لفظ درج ہے، وہ دسمبر ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کی ابتدا میں 'نو' کا ٹکڑا واضح طور پر نظر آ رہا ہے۔ سنہ بظاہر ء لگتا ہے، لیکن یہ متعین طور پہ ۱۹۳۳ء ہی ہے کیونکہ اسی سال اقبال کو لندن میں رہوڈز لیکچرز کی دعوت موصول ہوئی تھی۔

۸- نومبر کے حق میں ہمارے پاس سب سے قوی دلیل اقبال کا وہ خط ہے جو ۸- نومبر ۱۹۳۳ء کو نیازی صاحب کے نام لکھا گیا اور اب ان کے مکتوبات کے مجموعے میں ص ۱۱۹ پر دیکھا جاسکتا ہے- دونوں خطوط کے تقابلی مطالعے سے حیرت انگیز مماثلت کا اندازہ ہوتا ہے- ایک ہی تاریخ میں لکھے گئے خطوط میں اقبال کے ہاں یہ مماثلت عام طور پر دیکھی گئی ہے- ان دونوں خطوط کی عبارت بھی قریب قریب یکساں ہے لہٰذا یہ کہنا درست ہوگا کہ اس خط کی صحیح تاریخ ۸- نومبر ۱۹۳۳ء ہی ہے-

خط نمبر ۳۴ صفحہ ۱۰۲

اس خط پر مہینہ اور تاریخ (۱۲- جون) درج ہے لیکن سنہ موجود نہیں- ہماری تحقیق کے مطابق یہ خط ۱۹۳۷ء میں لکھا گیا- اس دعوے کے ثبوت میں ہماری دلیل یہ ہے کہ جس مضمون کا ذکر اقبال نے اپنے خط میں کیا ہے وہ درانی صاحب نے "مسلم انڈیا سوسائٹی" کے نام سے رسالہ 'ٹروتھ' (TRUTH) کی اشاعت ۴- مئی ۱۹۳۷ء میں شائع کیا تھا- ۷- مئی ۱۹۳۷ء کو اخبار 'انقلاب' میں اقبال کا ایک تردیدی بیان شائع ہوا تھا- خط میں اس تردیدی بیان کی طرف بھی اشارہ موجود ہے- یہ بیان "گفتار اقبال" صفحہ ۲۰۸ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے لہٰذا یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اقبال نے یہ خط ۱۲- جون ۱۹۳۷ء ہی کو تحریر کیا تھا-

ٹیلی گرام صفحہ ۱۲۸

ٹیلی گرام کی مہر کے مطابق (ص ۱۲۸) یہ ۱۱- مارچ ۱۹۳۵ء کو دہلی میں تقسیم ہوا- اقبال' مارچ کے اوائل میں بھوپال میں تھے- ۱۱- مارچ ہی کو وہ لاہور پہنچے اور اسی روز راغب احسن کو لاہور بلوایا- اس ٹیلی گرام کو بھی خط ہی شمار کرنا چاہیے-

خط نمبر ۳۵ صفحہ ۱۰۵

اقبال کے اس خط کا زمانہ تحریر متعین کرنے کے لیے ہمیں خاصی کاوش کرنی پڑی- زیر تبصرہ خط میں دو اشارے اصل تاریخ کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں:

(ا) مسلم کانگرس (کانفرنس) کی ورکنگ کمیٹی ۲۵- مارچ کو ہونے والی ہے-
(ب) مشترکہ اجلاس کے میں بھی خلاف تھا مگر اور لوگ چاہتے ہیں کہ اجلاس ہو-
(ج) میں ۲۴ کی شام کو دہلی جاؤں گا اور وہاں دو تین روز قیام کروں گا- (۱)

مسلم کانفرنس کا یہ اجلاس ۲۵- ۲۶ مارچ ۱۹۳۳ء کو ہوا- اس اجلاس میں حکومت انگلستان کے جاری کردہ وائٹ پیپر پر بھی غور ہوا اور اس کا جواب تیار کرنے کے لیے کمیٹی بنائی گئی- اس کمیٹی میں اقبال بحیثیت صدر کانفرنس شریک ہوئے- ۲۶- مارچ کو کانفرنس کے اگزیکٹو بورڈ کا اجلاس علامہ اقبال کی صدارت میں ویسٹرن ہوٹل دہلی میں ہوا جس میں وائٹ پیپر کے متعلق قرارداد منظور ہوئی- (۲)

مشترکہ اجلاس کا اشارہ مسلم کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی طرف ہے- دونوں تنظیموں کے اجلاس ۵- مارچ ۱۹۳۳ء کو دہلی میں ہونے طے پائے تھے- مسلم رہنماؤں کا خیال تھا کہ دونوں تنظیموں کو ایک تنظیم میں ضم کر دیا جائے- اس مقصد کے لیے ۵- مارچ ۱۹۳۳ء کو ویسٹرن ہوٹل دہلی میں مسلم کانفرنس کے اگزیکٹو بورڈ کا اجلاس منعقد ہوا جس سے شفیع داؤدی سمیت ۵۰ ارکان نے شرکت کی- اس اجلاس میں سر محمد یعقوب اور مولوی شفیع داؤدی نے الحاق کی تحریک کو منظور کر لیا-(۳) لیکن جب ۱۳ مارچ ۱۹۳۳ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس بیرسٹر میاں عبدالعزیز (پشاور) کی صدارت میں ہوا تو الحاق کی قرارداد یہ کہہ کر واپس لے لی گئی کہ مسلم لیگ کونسل اس قرارداد پر غور کرنے کا اختیار نہیں رکھتی-(۴) ان اجلاسوں میں شرکت کے لیے اقبال ۳- مارچ کی صبح کو فرنٹیئر میل سے دہلی پہنچے- وہ ۱۶- مارچ ۱۹۳۳ء کو بہر حال دہلی سے لاہور پہنچ گئے تھے-(۵) ۶- مارچ اور ۱۳- مارچ ۱۹۳۳ء کے درمیان اقبال دہلی میں تھے یا لاہور میں، اس کا کوئی واضح ثبوت ابھی تک نہیں مل سکا-

اس خط کا مہینہ اور سال تو متعین ہوگیا- صحیح تاریخ متعین کرنے سے پہلے ایک الجھن کو رفع کرنا ضروری ہے- ہم نے اس خط کو ابتدا میں جو تیسری دلیل قائم کی تھی، اس کے مطابق اقبال کو ۲۴- مارچ کی صبح کو دہلی پہنچنا تھا جبکہ مس فارقوہرسن کے نام خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۶- مارچ کی صبح کو لاہور پہنچ گئے تھے- اس سے بظاہر ۱۶- مارچ کی تاریخ بھی مشکوک ہوجاتی ہے، ممکن ہے یہ تاریخ ۲۶- مارچ ہو-

اس الجھن کے ضمن میں کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے کے لیے وہ خط بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے جو اقبال نے شیخ محمد اکرام کو ۲۷- مارچ ۱۹۳۳ء کو لکھا- اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اقبال ۲۷- مارچ کی صبح کو دہلی سے لاہور پہنچے- اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لاہور پہنچنے کی تاریخ ۱۶- مارچ درست ہے یا ۲۷- مارچ! ہمارے خیال میں یہ دونوں تاریخیں درست ہیں- اقبال نے اس ماہ کم از کم دو بار دہلی کا سفر کیا تھا- پہلے ۳- مارچ ۱۹۳۳ء کو، اور دوسری دفعہ ۸- مارچ ۱۹۳۳ تا

۲۶ مارچ ۱۹۳۳ء دہلی میں قیام کیا۔

مارچ کے مہینے کے دوسرے سفر کے بارے میں تفصیلات سید نذیر نیازی نے اپنی کتاب "مکتوبات اقبال" کے صفحہ ۹۵ تا ۹۷ میں دی ہیں۔ ان کے مطابق وہ جامعہ ملیہ دہلی میں روف بے کے خطبات کے ضمن میں اقبال کو صدارت کے لیے آمادہ کرنے کی غرض سے ۱۷۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو لاہور پہنچے اور اسی روز شام کو حضرت علامہ ان کے ہمراہ دہلی روانہ ہوئے اور روف بے کے خطبات کے ضمن میں دو جلسوں کی صدارت کی۔ گویا اقبال ان دو سفروں کے درمیان صرف ۱۶ اور ۱۷ مارچ کو لاہور میں مقیم رہے۔

زیربحث خط کے ضمن میں مہینہ اور سال تو طے ہوگیا یعنی مارچ ۱۹۳۳ء' اب ہم خط کی تاریخ پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

اس خط کے بارے میں یہ طے شدہ امر ہے کہ صحیح تاریخ کے متعلق پورے یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں' اگر خط کا لفافہ کہیں سے دستیاب ہو جائے تو ممکن ہے اصل تاریخ معلوم ہوسکے۔ اس ضمن میں ہماری تحقیق یہ ہے:

یہ خط چونکہ مارچ ۱۹۳۳ء میں لکھا گیا ہے اور اس کے آخری اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقبال' لاہور سے یہ خط لکھ رہے ہیں' لیکن وہ ۳۔ مارچ سے ۶۔ مارچ تک لاہور میں موجود نہیں تھے بلکہ دہلی میں تھے۔ لاہور میں ان کی موجودگی کا دوسرا ثبوت ۱۶ اور ۱۷ مارچ ۱۹۳۳ء کو ملتا ہے لہٰذا ہمارا قیاس یہ ہے کہ یہ خط ۱۶۔ یا ۱۷۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو لاہور سے لکھا گیا۔ اس قیاس کو مزید تقویت خط میں مندرج اس فقرے سے بھی ہوتی ہے۔ "مشترکہ اجلاس کے میں بھی خلاف تھا مگر اور لوگ چاہتے ہیں کہ اجلاس ہو۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط اس اجلاس کے بعد لکھا گیا جو دونوں پارٹیوں کو ایک دوسرے میں ضم کرنے کے ضمن میں ۵۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو ہونا تھا۔

اب ہم ۱۶۔ مارچ یا ۱۷ مارچ ۱۹۳۳ء کی تاریخوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

اس خط میں اقبال دہلی جانے کی ممکنہ تاریخ ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۳ء بتاتے ہیں۔ یہ خط جب لکھا گیا' اس وقت تک اقبال کو معلوم نہ تھا کہ انہیں روف بے کے خطبات کی صدارت کے لیے ۱۷۔ مارچ کی شام کو دوبارہ دہلی کے لیے عازم سفر ہونا پڑے گا۔ اقبال کو توقع تھی کہ وہ جامعہ ملیہ کو اس امر پر قائل کرلیں گے کہ ان کی صدارت ۲۴ یا ۲۵ کو رکھی جائے تاکہ وہ ایک طرف تو روف بے کے خطبات کی صدارت کرسکیں' اور دوسری طرف مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں بھی شریک ہوسکیں۔ لیکن چونکہ روف بے کے لیکچرز کے ضمن میں تاریخ کا تعین پہلے

ہو چکا تھا اور دعوت نامے بھی تقسیم ہو چکے تھے' اس لیے سید نذیر نیازی کو لاہور بھیجا گیا تاکہ وہ اقبال کو اس تاریخ کے لیے قائل کر سکیں۔ سید نذیر نیازی ۱۷۔ مارچ کی صبح کو لاہور پہنچ گئے تھے' اور اقبال شام کو دہلی چلنے پر آمادہ ہو چکے تھے۔ اس دلیل کی بنا پر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ خط کم از کم ۱۷۔ مارچ کو نہیں لکھا گیا ہو گا ورنہ اقبال خط میں اپنے نئے پروگرام کا ضرور ذکر کرتے۔ اب ہمارے لیے یہ یقین کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ اقبال نے یہ خط ۱۹۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو دہلی سے واپس آنے کے بعد لکھا۔ ہمارے اس قیاس کو تقویت اقبال کے اس خط سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے ۱۹۔ مارچ ہی کو مس فارقو ہرسن کے نام لکھا۔ اس خط میں اقبال نے سلیکٹ کمیٹی کے روبرو پیش ہونے کے امکان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں اس کمیٹی کا ممبر بننے کے لیے "خواہ مخواہ دوسروں کے پیچھے بھاگے پھرنے کا عادی نہیں۔"

اب ان الفاظ کا زیر بحث خط کے اس فقرے سے موازنہ کیا جائے:

"سلیکٹ کمیٹی کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں۔ نہ میں کبھی اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ مجھے بھیجا جائے۔ ایسے معاملات میں میری جو روش پہلے رہی ہے' وہی اب بھی ہے۔"(۶) تو دونوں خطوط کی مماثلت واضح طور پر اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ یہ دونوں خطوط ایک ہی تاریخ کو لکھے گئے تھے۔

"اقبال۔ جہان دیگر" میں شامل سات خطوط کی مشکوک تاریخوں کے بارے میں الجھن دور ہو گئی' لیکن اس کوشش میں ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ ہمارا اشارہ نذیر نیازی کے نام علامہ کے ۸۔ مارچ ۱۹۳۳ء کے خط کی طرف ہے جو لاہور سے لکھا گیا۔ یا تو یہ تاریخ غلط ہے یا ماننا پڑے گا کہ علامہ ۵۔ مارچ ۱۹۳۳ء والے اجلاس میں شرکت کے بعد لاہور واپس آ گئے تھے اور دوبارہ ۱۴۔ مارچ کو لاہور سے دہلی کے لیے روانہ ہوئے۔

۶۔ مارچ اور ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۳ء کے دوران علامہ کی دہلی میں مصروفیات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا' اگر وہ دہلی میں فارغ تھے تو پھر نذیر نیازی سے ان کی ملاقات ضرور ہونی چاہیے۔ اگر اس عرصے میں نیازی صاحب سے علامہ کی ملاقات ہوئی ہوتی تو نیازی صاحب علامہ کو روف بے کے لیکچرز کی صدارت کے لیے قائل کرنے لاہور نہ آتے۔

اس دلیل کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ علامہ ۶۔ مارچ اور ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۳ء کے درمیان لاہور ہی میں تھے۔ اسی دوران انہوں نے ۸۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو نذیر نیازی کو خط لکھا لہٰذا خط کی یہ تاریخ درست ہے۔ اس بحث سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ علامہ نے مارچ کے مہینے میں تین بار

دہلی کا سفر اختیار کیا۔

اضافہ مابعد

مضمون مکمل ہو چکا تھا کہ ہمیں اقبال کے خط بنام نذیر نیازی محررہ ۸۔ مارچ ۱۹۳۳ء کا عکس دستیاب ہوا۔ اسے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ خط کی تاریخ بالکل درست ہے اور اس پر شک کرنا مناسب نہیں، تاہم مطبوعہ متن اور اصل خط کے موازنے سے معلوم ہوا کہ خط کے مسودے سے عبارت اخذ کرنے میں خود نذیر نیازی کو بھی دھوکا ہوا۔ وہ بعض تاریخیں غلط لکھ گئے اور ایک فقرہ بھی متن میں شامل نہیں کیا۔ اختلاف متن کی تفصیل درج ذیل ہے:

مکتوبات اقبال بنام نذیر نیازی صفحہ ۹۵

خط سطر ۳:

میں ۱۹ مارچ کی شام کو یہاں سے روزانہ ہو کر ۲۰ کی صبح کو دہلی پہنچ جاؤں گا۔

خط سطر ۵-۶

۲۰ مارچ کی صبح آپ مجھے ـــــ

مولوی ـــــ پہنچ جاؤں گا ـــــ (یہ عبارت مطبوعہ متن میں شامل ہونے سے رہ گئی۔)

اصل خط (عکس)

میں ۱۱۔ مارچ کی شام ـــــ

ـــــ ۱۲۔ کی صبح کو دہلی پہنچ جاؤں گا۔

۱۲۔ مارچ کی صبح ـــــ

مولوی شفیع داؤدی صاحب کو بھی فون کر دیں کہ میں ۱۲ کی صبح کو دہلی پہنچ جاؤں گا ـــــ لیکن اگر ڈاکٹر انصاری ـــــ

خط کے مکمل متن کے مطالعے سے اب ہمارا قیاس یقین میں بدل چکا ہے کہ اقبال مارچ ۱۹۳۳ء میں تین بار دہلی گئے تھے۔ پہلے ۳۔ مارچ کو دوسری دفعہ ۱۲۔ مارچ کو اور تیسری مرتبہ ۱۸۔ مارچ کی صبح کو دہلی پہنچے۔ روف بے کے لیکچرز کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ ان کی تعداد چھ ہوگی اس لیے اقبال کی خواہش تھی کہ وہ آخری لیکچر کی صدارت کریں جو ۱۸۔ مارچ کو ہو لیکن جامعہ والوں کا پروگرام تو ۱۸۔ مارچ کو اجلاس شروع کرنے کا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اقبال اپنے کام نمٹا کر

۱۵- مارچ کو واپس لاہور چل دیے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ نذیر نیازی ۱۶ کی صبح کا لاہور پہنچے اور ۱۷ کی شام اقبال کو اپنے ہمراہ لے کر دوبارہ دہلی چلے گئے۔

حواشی

۱- "اقبال- جہان دیگر" صفحہ ۱۰۵

۲- "اقبال کا سیاسی سفر" از محمد حمزہ فاروقی صفحہ ۳۸۲ - ۳۸۳

۳- "انقلاب" ۲۸- مارچ ۱۹۳۳ء بحوالہ "اقبال کا سیاسی سفر" صفحہ ۳۸۰

۴- ایضاً-- ۱۵- مارچ ۱۹۳۳ء ایضاً ---- صفحہ ۳۸۰

۵- ملاحظہ کیجئے اقبال کا خط بنام مس فارقو ہرسن محررہ ۱۶- مارچ ۱۹۳۳ء اقبالنامہ حصہ دوم صفحہ ۲۸۸

۶- "اقبال- جہان دیگر" صفحہ ۱۰۵

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006